مختلف حصص و ارکان پر جواز و عدم جواز دونو پر اس مضمون مین بتصریح مشروح ہو چکا ہے
آپ کو ہماری کلام سمجھہ مین نہین آتے۔ تو پھر آپ دخل در معقولات کے مرتکب
کیون ہوتے ہین؟ اور اپنے اور ہمارے اوقات کا خون کیون کرتے ہین؟ آپ پہلے ہماری کلام
کا مطلب ہم سے یا کسی اور اہل علم سے سمجھہ لیا کرین۔ پھر اسپر کچھہ کہنا ہو سو کہا کرین۔
ثبت العرش ثم النقش۔ پہلے چھت بنالین۔ پھر اسپر نقش و نگار کا ارادہ کرین
اور آپکے حق مین بہتر اور اسلم تو یہی بات ہے کہ آپ ہماری کلام کو دیکھا ہی نکرین
اور نہ اسپر اظہار رائے کے درپئے ہوجایا کرین ہمارا کلام آپکی سمجھہ مین نہین آتا اسمین
آپکے فہم کا قصور نہ سہی وہ کلام ہی ایسا ناقص ہے کہ وہ آپکے سمجھنے کے لائق نہین
ہے۔ والسلام احسن الکلام۔

خراسانی عربی
اور
اسکے مستور حمایتی

صاحب روحیزری شگفتہ قدر شعرا تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس
اشاعة السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مین بصفحہ ۳۶۶ وغیرہ خراسانی عربی کی تمثیل اور اسکے
خراسانی (یعنے غلط) ہونیکی تفصیل مین ہمنے چند رسائل کے بعض الفاظ و عبارات نقل کرکے
انکا خراسانی ہونا ثابت کیا تھا جس سے ہمارا مقصود اس امر کا اظہار تھا کہ ان الفاظ و
عبارات کا راقم ان رسائل کا مصنف عالم اور علوم عربیہ سے واقف نہین ہے
لہذا قرآن و حدیث کے باریک مسائل کو جو عربی جاننے پر موقوف ہو وہ سمجھہ نہین
سکتا۔ اور ان مسائل مین اسکا فہم قول لائق اتباع نہین ہے۔ عوام جو اسکو نام کے
سبب مولوی و عالم سمجھتے ہین ان مسائل مین اسکی پیروی نکرین جب تک کہ علماء وقت

سے اسکی صحت و سقم دریافت کر لین۔ اور اشاعۃ السنۃ کے مضامین فی تیقہ کا سمجھنا تو بہت سے علوم اصول وغیرہ (جو عربی زبان مین مدون ہین) کے جاننے پر موقوف ہے لہذا ان مضامین کی نسبت اسکی نکتہ چینی کو محض بے خبری کا نتیجہ خیال کرین۔

جب مضمون نمبر ۱۲ جلد ۱۱ شیوع ہوا تب ان رسائل کے مولف کی ناواقفی کا حال بہت لوگون پر ظاہر ہوا۔ اور انہون نے تحریرًا و تقریرًا اس امر کا اظہار کیا۔

پہر امر ایک مستورجماعت کو (جو اشاعۃ السنۃ سے ایک پولٹیکل وجہ سے عناد رکہتے ہین اور اسمین وہ لوگ بہی داخل معلوم ہوتے ہین جنکی ایک چوری ہم نمبر ۸ جلد ۱۱ مین بصفحہ ۲۲۴ زیر عنوان "وہ چور پکڑا" ظاہر کر چکے ہین۔) شاق گذرا ہے تو اس جماعت نے ان الفاظ و عبارات خراسانی عربی کو صحیح عربی بنانے اور ان کے راقم کی علمیت ثابت کرنے کو اشاعۃ السنۃ کی مخالفت کا ایک عمدہ ذریعہ خیال کیا۔ اور اس کے مضمون نمبر ۱۲ جلد ۱۱ کے جواب مین ایک رسالہ لکہا جسکا نام "اذالۃ الاوہام عن بعض الاعلام" رکہا۔ جسکا صحیح مطلب بجز اسکے کچہ نہین بن سکتا کہ ان کے مولوی نے خراسانی عربی بنانے مین جو اوہام کی پیروی ہوئی ہے وہ اسکو دور کرتے ہین۔ اور اس خراسانی عبارت کو وہ کہینچ تان کر مرہم پٹی لگاکر عربی فصیح بناتے ہین۔

اس رسالہ کو ہمنے دیکہا اور اسکی تاویلات و تسویلات کو بمقابلہ اشاعۃ السنۃ ملاحظہ کیا تو ہمکو یہہ شعر یاد آیا۔ (۱)

"اذا اتتك مذمتي من ناقص فهي الشهادة لي بانی کامل"

اور اپنے مضمون تغلیط خراسانی عربی کی صحت کا یقین ہوگیا ہم اسی رسالہ سے اپنے دعوی و بیان کی صحت ثابت کر سکتے ہین۔ اور جو ہمارے بیان کا خلاف اس مین ظاہر کیا گیا

---

(۱) جب تجہکو کسی ناقص سے میری مذمت پہنچے تو وہ میری کمال پر شہادت ہے۔

ہے اسکا جواب اسی سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس مستور جماعت کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور نہ اس کے رسالہ کی کسی بات کا جواب دینا پسند کرتے ہیں جب تک وہ نقاب اٹھا کر مردِ میدان نہ بنیں اور اپنا لائق خطاب ہونا ثابت نہ کریں۔

جب وہ ثابت کر دیں گے کہ وہ صاحب تہذیب و اہل علم ہیں اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ جن کی چوری ہم ثابت کر چکے ہیں تب بھی ہم اس رسالہ کے جملہ مطالب و اقوال سے تعرض نہ کریں گے اور بحث فضول قال اقول میں ہرگز نہ پڑیں گے۔ ولیس لک الی لی خلاق والحمد للہ علی ذلک لرب الخلق بلکہ اس کی تین چار مثالوں سے جن کو وہ اغلاط خراسانی عربی کی تصحیح پر قوی دلیل سمجھتے ہیں اور بنا بر علیہ خراسانی عربی کو عربیہ عبارت غیر فصیحہ یا فصحا کی مانند خیال کرتے ہیں تعرض کر کے یہ ثابت کر دکھائیں گے کہ ان دلائل سے خراسانی عربی کی تصحیح نہیں ہو سکتی۔ اور خراسانی عربی عجیب یا مراد اشعار اور اقوال قدیم شعراء و فصحا کی مانند نہیں ہو۔ اگر ان دلائل سے خراسانی عربی کی تصحیح ہو بھی جاوے اور محاورات عرب باکر موافق بن جاوے تو بھی اسکا ارتکاب اور التزام غلطی اور کلام عرب سے ناواقفی سے ہرگز نہیں ہو سکتا جو عربی کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

سر دست ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ اس مستور جماعت نے خراسانی عربی کی تاویلات و توجیہات میں کہا ہے وہ ان کے بیان سے پہلے بلکہ اپنے مضمون نمبر ۱۲ جلد ۱۰ کی اشاعت سے پہلے ہمکو معلوم تھا۔ ہم ان تاویلات کو لاشئ محض سمجھکر اور ان توجیہات کو تصحیح خراسانی عربی کے لئے ناکافی جانکر مضمون نمبر ۱ جلد ۱۱ کو شائع کیا ہے اس مضمون کی اشاعت ناواقفی پر مبنی نہیں ہے۔

اس اظہار کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گروہ کے بعض عوام جو لوگوں میں خواص کہلاتے ہیں اور وہ اردو و فارسی جاننے کے سبب واعظ و مولوی بنے ہوئے ہیں اس رسالہ میں نحو میر کافیہ و شرح ملا و شافیہ بیضاوی و حریری و حماسہ و متنبی کے حوالے و نام دیکھکر کہتے سنے گئے ہیں کہ اشاعۃ السنہ میں جو خراسانی عربی پر نکتہ چینی ہوئی ہے وہ

ان کتابون کے مسائل سے ناواقفی پر مبنی تہی۔ اور خراسانی عربی واقعی عربی ہے۔ ان لوگون کی تغلیط خیال ورد مقال کی غرض سے ہمنے اس امر کا اظہار چاہا ہے کہ تصحیح اغلاط خراسانی عربی کے لئے جو تاویلات رکیکہ اور تسویلات سخیفہ اس مستور حمایت نے پیش کی ہین انکا ہمکو نہ صرف ذاتی علم تہا بلکہ ہمارے بعض مخالفین و موافقین نے بہی ان تاویلات کو ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے انکو لائق التفات نہ سمجہا اور اپنی نکتہ چینی کو مجوف ہو کر شائع کر دیا تہا۔

اس اجمال کی تفصیل (جو اس دعوے پر ایک روشن دلیل ہے) یہہ ہے کہ اغلاط خراسانی عربی کی فہرست ہم لکہکر اُسکا غلط ہونا ثابت کر چکے تو ہمکو ان تاویلات کا جواب بڑے زور و شور کے ساتہ ہمارے مقابلہ مین پیش ہونی مین کہٹکا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ تاویل ایک ایسی وسیع مخرج ہے کہ اُس سے غلط سے غلط کلام بہی صحیح ہو سکتا ہے اور صحیح ترین کلام (اگر اُس مین باطل تاویل کو دخل دیا جاوے) غلط ہو سکتا ہے۔ لہذا ان اغلاط کی اشاعت سے پہلے یہہ دیکہہ لینا ضروری ہے کہ ان اغلاط کی نسبت اور علما موافقین و مخالفین کی خصوصاً جو خراسانی عربی کے راقم سے حسن ظن رکہتے ہین اور ہماری کلام کے مخالفت کے درپئے رنجو ہین کیا رائے ہے۔ اور ہماری نکتہ چینی کی نسبت انکا کیا خیال ہے۔ اس خیال سے پہلے ہمنے ان اغلاط اور اپنی نکتہ چینی کو موافقین کے پاس بہیجا انہون نے ہماری نکتہ چینی سے اتفاق ظاہر کیا تو پہر ہمنے اُن کو ان لوگون کے پاس بہیجا جو ہماری مخالفت کو اپنا فرض سمجہتے تہے اور جہان تک گنجائش ہو وہ ہمپر تحریراً و تقریراً اعتراض کرنے سے نہین چوکتے اور راقم خراسانی عربی سے گو حسن ظن نہین رکہتے مگر وہ ان سے کچہہ کدورت و بدظنی بہی نہین رکہتے۔ انہون نے بہی ہماری نکتہ چینی سے اتفاق ظاہر فرمایا اور جہان کہین اختلاف ظاہر کیا وہان اسی قسم کی توجیہات

وتاویلات سے کام لیا جنکو مستور جماعت نے پیش کیا ہے ان توجیہات وتاویلات کو ہمنے لاشئے محض سمجھا۔ اور اسنے ہمارا کھٹکا جاتا رہا۔ اپنی نکتہ چینی کی اشاعت کو مناسب خیال کرکے نمبر ۱۲ ج ۱۰ مین شائع کردیا۔

ان اغلاط اور اپنی نکتہ چینی کی تفصیل ہم اس مقام مین ضروری نہین سمجھتے اس تفصیل کے طالب وشائق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مین صفحہ ۳۶۷ لغایت ۳۷۴ اسکا ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ اور جن کے پاس وہ رسالہ نہو وہ دفتر اشاعۃ السنہ لاہور سے بارسال قیمت یا (بصورت عدم وسعت) بلاقیمت وہ رسالہ منگا کر دیکھ سکتے ہین۔

اس مقام مین ہم صرف علماء کے اسار کو (جو اغلاط مذکورہ اور اپنی نکتہ چینی کی متعلق ظاہر ہوئی ہین بعینہا ان کی عبارات سے یا انکا خلاصہ اپنے الفاظ سے نقل کرتے ہین۔

سب سے پہلے ہمنے اپنی تحریر (متضمن نکتہ چینی) کا قلمی مسودہ اپنے معزز دوست لاہور کے مشہور عالم خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور کی خدمت مین ارسال کیا۔ انہون نے اس کی نسبت کسی قسم کی مخالفت ظاہر نہ کی بلکہ فی الجملہ موافقت ظاہر فرمائی اس مجمل تسلیم وتصدیق کو ہمنے حصول مدعا کے لئے کافی نہ سمجھا اور وہ مسودہ ایک نوجوان مناظر گروہ اہلحدیث حکیم مولوی محمد صاحب موطن نگین ضلع گوجرانوالہ مقیم گجرات پنجاب کے پاس اپنے شفیق شیخ غلام حیدر صاحب گجراتی کے وساطت سے ارسال کیا۔ انہون نے مسودہ کی نسبت اتفاق رائے ظاہر کیا اور اس مضمون کا ایک تتمہ بنام شیخ غلام حیدر صاحب تحریر فرمایا اور اس کے ساتھ جو تتمہ مضمون بغیر کسی قسم کے مخالفانہ تعرض کے واپس کیا۔

وہ تتمہ یہ ہے

حبی فی اللہ شیخ غلام حیدر صاحب السلام علیکم

میری راے ناقص مین مولوی صاحب مولوی محمد حسین لاہوی کے مواخذات علمی بجا ہین۔ اور مولوی صاحب موصوف انکا خاتمہ اس آیت کریمہ پر فرمائین "فکشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد" تو زیبا ہے اور باقی مضامین پر میری نظر نہین پڑی واللہ اعلم۔

حامی الدین محمد ستمد البکنی ثم الگجراتی والسلام علیکم وعلی من لدیکم

اس مجمل تصدیق کو بھی ہمنے کافی نہ سمجھا۔ اور بحکم رباعی مرقومہ ذیل :-

از صحبت دوست بہ نجیم　　کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم وبیباک　　تا عیب مرا بمن نماید

چاہا کہ اس تحریر پر کوئی نکتہ چینی کرنے والا ملے جو ہماری تحریر کے عیوب ہمکو بتاوے ہمارے اغلاط تحریر کو (اگر اسمین ہون) صحیح قرار نہ دے۔ آس امر کے لائق ہمنے اپنے بھائی مولوی عبد الحکیم صاحب پروفیسر فارسی کالج پنجاب یونیورسٹی کو پایا۔ جو پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کی سند حاصل کر چکے ہین۔ اور نیک نیتی سے اکثر تحریرات اشاعۃ السنۃ پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہین۔ اور انکی اس مہربانی کے ہم ہمیشہ ممنون و مرہون ہین۔ ایکتھوڑی مدت مین ہمنے اپنا قلمی مسودہ ارسال کیا تو انہون نے ہماری اکثر نکتہ چینیون پر صاد کیا۔ اور بعض جگہہ بہ تفصیل ذیل مخالفانہ و معترضانہ ریمارک (یادداشت) کئے۔

نمبر غلطی	غلطی	اسپر ہماری نکتہ چینی نمبر ۱۲ جلد ۱	اسپر مولوی عبد الحکیم صاحب کی ریمارک
نمبر ۱ منجملہ اغلاط رسالہ دوم مؤلف خراسانی عربی	الباعث علیہم	بعث بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ لام۔ حق العبارۃ باعثہ علی ذلک او الباعث لہ۔	بعث یتعدی بنفسہ وتقدیرہ الباعثہ وبعثہ علیہ۔

نمبر ۷ جلد ۱۲

نمبر غلطی	غلطی	اسپر ہماری نکتہ چینی نمبر ۱۰ جلد ۱	اسپر مولوی عبدالحکیم صاحب کی مبارک
نمبر ۳	مقصود ہم من ذلک	مقصود کا صلہ ب چاہیئے نہ من ۔ اور عبارت یوں چاہیئے مقصود ہ بذلک ۔	قصد متعدی بنفسہ باللام و بالی ۔ یقال قصدہ و لہ و الیہ و لا یتعدی بالباء ۔
نمبر ۱۷	اسمع الی نذیرنا الجلین	سمع کا صلہ الی نہیں آتا ۔ وہ بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ من ۔	سمع متعدی بنفسہ باللام و بالی مثال التعدیۃ باللام سمع اللہ لمن حمدہ ۔
نمبر ۳ منجملہ اغلاط رسالہ سوم مؤلف خراسانی عربی	ان الحدیث الضعیف مقبول ۔	مقبول اِنّ کی خبر ہے تو اسپر لام چاہیئے ۔	اِنّ کی خبر پر لام خاص موقعہ پر وارد ہوتا ہے ہمیشہ نہیں آتا ۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ قال ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ ۔
نمبر ۶	لا تحکم الدلالۃ	تحکم کا صلہ ب چاہیئے جیسا کہ آیہ یحکم بہ ذوا عدل میں ہے ۔	تحکم کا صلہ علی چاہیئے یقال حکم علیہ بالامر ایضاً بینہم کما ... قرینۃ الحکم علیہ ۔
نمبر ۷	یرتفع لہا الرأس	رفع کا صلہ الی چاہیئے ۔	رفع متعدی بنفسہ ہے ۔

ان ریمارکوں کو دیکھکر ہمنے یقین کیا کہ مولوی صاحب اپنی ان ریمارکوں کو لکھنے کے وقت قدیم عنایت کو جو ہمارے حال پر مبذول فرماتے ہیں [illegible] نہیں کیا اور اپنی پوری توجہ سے کام نہیں لیا ۔ اسکا اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تنہا [illegible] اور بیاض [illegible] کر لینے سے تغیر ان کے ساتھ

کیون ہو جہ جائیکہ اپنے بہائیون سے ہو ہمین سخت نفرت ہے۔ لہذا اس تفصیل سے قلم کو روک کر ہم اسیقدر کہنے پر اکتفا کرتے ہین کہ مولویصاحب کی تصدیق و مخالفت سے ہمارا مدعا حاصل نہوا۔ اور قلمی مسودہ کو ہمنے ایک مشہور فاضل مدرس پنجاب یونیورسٹی کے مدرسہ اول عربی کے پروفیسر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی کی خدمت مین ارسال کیا۔ انہون نے واقعی اس مسودہ کے عیب و صواب ظاہر کرنے مین اپنی طرف سے پوری توجہ فرمائی۔ پہلے الفاظ عربی خراسانی کی توجیہ و تاویل مین جو ممکن تہا پیش کیا۔ پہر ان تاویلات کے رکیک توجیہات کے سخیف ہونیکا اظہار فرمائکر ہمارے اس دعوے کو کہ وہ عربی خراسانی عربی ہے تسلیم فرمایا۔ اور ہمارے رسالے صحیفہ شریفہ ذیل خاکسار کو ممنون منت کیا۔

آپکے صحیفہ شریفہ کی نقل یہ ہے

جامع الفضل والکمال ذو الجاہ والجمال دامت الطافکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ آپکا گرامی نامہ آیا۔ جس امر کے لئے آپنے ارشاد کیا ہے ہر چند مین اسکے لائق اپنے آپکو نہین سمجہتا۔ لیکن چونکہ آپکی یہہ تحریر دوستانہ ہے اسلئے سر دست جو خیال مین ہے بے تکلف گذارش کئے دیتا ہون۔ جن عبارتون پر آپنے نکتہ چینی فرمائی ہے ان کے رکیک و سخیف ہونے مین مجہے ہرگز تامل نہین ہے۔ لیکن ان سب کے بالکل غلط کہدینے مین کسیقدر تامل ہے تامل کی وجوہ آپکی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ اگر مقبول ہون تو فبہا ورنہ کالاے بد بریش خاوند۔

(۱) اشتری کے حذف مفعول کی بابت جو آپنے تحریر فرمایا ہے اسمین یہہ تامل ہے

* یہہ مضمون مرزا صاحب خراسانی کے پہلے رسالہ کا نمبر ہے۔

کہ افعال متعدیہ مین سے جو فعل دو مفعولون کو چاہتے ہین نحویین کے نزدیک انکی دو قسمین ہین:- (۱) وہ فعل جن کا دوسرا مفعول پہلے مفعول پر محمول اور صادق ہوسکے ان افعال کو باب علمت سے تعبیر کرتے ہین ان مین ایک مفعول کا حذف اور دوسرے کا بیان کرنا درست نہین ہے (۲) وہ جنکا دوسرا مفعول پہلے مفعول پر صادق و محمول نہوسکے ایسے فعلون کو باب اعطیت سے تعبیر کرتے ہین ان فعلون مین ایک مفعول پر اقتصار واکتفا کرنا درست ہی۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ اشرب باب علمت سی ہے یا باب اعطیت سے۔

(۲) والباعث علیھم اس کے غلط ہونے کی وجہ مین جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ (بعث بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ل") اس مین وجہ تامل یہہ ہے کہ میری استقرا ناقص مین بعث بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ب" "ل" کے واسطے سے متعدی ہونا مجھے یاد نہین لیکن چونکہ یہ استقرائی بات ہی اسلئے مین ظن غالب بھی نفی نہین کرسکتا۔

(۳) "ضمیر مجرور کا مرجع بعض مفرد ہے"۔ اس مین یہہ تامل ہے کہ لفظ بعض گو مفرد ہے لیکن بلحاظ جمعیت مضاف الیہ ضمیر جمع کا مرجع ہوسکتا ہے۔

(۴*) ایک وہی ضمیر کی غلطی۔ اسکا وہی عذر ہے جو مذکور ہوا۔

(۵#) دوسری یہہ کہ مقصود کا صلہ "ب" چاہئے نہ "من"۔ اس مین یہہ تامل ہے کہ قصد بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ل" یا بواسطہ "الی" لفظ

* مسودہ قلمی مین اس غلطی کا نمبر ۴ دیا گیا تھا اور رسالہ مطبوعہ مین وہ نمبر چھوٹ گیا۔ اور نمبر ۳ کی ضمن مین اس غلطی کا اظہار ہوا۔

اس نمبر مین بھی قلمی مسودہ اور مطبوعہ رسالہ کا اختلاف ہے رسالہ مین اس کا نمبر ۴ ہے۔

"ب" یا "من" کے واسطے سے مقصد کا متعدی ہونا مجھے یاد نہیں۔ لیکن میرا استقرا بھی ناقص ہے جو مفید ظن غالب بھی نہیں اور نفس تعلق جس طرح مجرور بالباء سے ہو سکتا ہے۔ مجرور بہ من سے ہو سکتا ہے۔

(نمبر ۱۲) لو کے جواب میں "ل" نہیں ہے۔ اس میں یہ تامل ہے کہ لو کے جواب میں خصوصاً جب کہ وہ منفی ہو "ل" کا ہونا ضرور نہیں معلوم ہوتا۔

(نمبر ۱۶) حال مونث ہے ضمیر تبع مذکر۔ اس میں یہ تامل ہے کہ لفظ ضمیمہ کی "ت" کا تانیث کے لئے ہونا محل غور ہے۔

(نمبر ۱۷) سمع کا صلہ اسے نہیں آتا۔ وہ بلا واسطہ متعدی ہے یا بواسطہ "من" اس کے غلط ہونے میں یہ تامل ہے کہ سمع بواسطہ "الی" بھی متعدی ہوتا ہے جیسے لا یسمعون الی الملا الاعلی علی قراۃ التخفیف اور سمع کا بواسطہ من متعدی ہونا مجھے یاد نہیں۔

صفحہ ۱۷۳ (نمبر ۲ و ۳) "شرط کی جزا جملہ چاہیئے نہ صرف "مقبول" مفرد اور اگر یہ ان کی خبر ہے تو اس پر لام چاہیئے" اس میں یہ تامل ہے کہ ان کی خبر میں لام کا ہونا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

٭ طبیع کو کاپی نویس نے رسالہ میں جمع لکھدیا جس سے مستور جماعت کو ہم پر اعتراض کرنیکا موقع مل گیا۔ مگر کاتب کی غلطی پکڑنا اہل علم و صاحب حوصلہ کے شایان نہیں ہے

مترجم

ان المراۃ والسماحۃ والندی + فی قبۃ ضربت علی ابن الحشرج

(نمبر ۵) سلف مذکر ہے اسکا فعل مونث اس میں یہہ تامل ہے کہ سلف جمع یا اسم جمع ہے اس لئے اسکے فعل کا مونث ہونا چنداں محذور نہیں ہے باقی مسامحات کا بھی اگرچہ بارتکاب تکلفات بارد جواب ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اخفش کے نزدیک مبتدا کی خبر میں محذوف "لانی درست ہے لیکن تاہم یہ جوابات ملا صاحب کی عبارات کو خراسانی یا افغانی ہونے سے نہیں نکال سکتے کسی عبارت کا اصل قواعد کی رو سے صحیح ہونا اور بات ہے اور فصیح و سنجیدہ ہونا اور بات۔

وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم والطول القدیم ھذا اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ۃ

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علیگڈھ میں قیامت
اور
اس کی علامت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ قیامت کب آویگی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

عن ابی ھریرۃ بینما النبی صلی اللہ